علیم ناصری

اہلِ حق کی منتظر ہے مسندِ اہلِ حدیث

کیا کہوں، کیسے کہوں حیرت میں ہے میری زباں
ڈر رہا ہوں باعثِ خفگی نہ ہو میرا بیاں
دیکھتا ہوں طرفہ ترسی ہے روشِ احباب کی
مال و منصب کے لیے ہے دوڑ شیخ و شاب کی

اہلِ ثروت کی نگاہوں میں ہے قصرِ اقتدار
اور اہلِ علم ان کے ساتھ ہیں پروانہ وار
ہر طرف چشمے نفاق و بغض کے جاری ہوئے
دیں کے دعوے دار بھی اخلاق سے عاری ہوئے

گردن اکڑی ہے تو سر اونچا ہے ہر ذیجاہ کا
وعظ کی حد تک ہے بس اسوہ رسول ﷺ اللہ کا!
اہلِ علم و فضل دولت کے پجاری بن گئے،
عارفانِ دیں حکومت کے حواری بن گئے!

کون ہے جو تجروں کو آگے بڑھ کر روک دے
برسرِ دربار حاکم کو جو اٹھ کر ٹوک دے
حق شناسی مٹ رہی ہے مصلحت غالب ہوئی
یہ جماعت آہ جاہ و مال کی طالب ہوئی

اہلِ حق کی منتظر ہے مسندِ اہلحدیث
استغاثہ تیرے در پر ہے یہ ربِّ مستغیث
بتکدوں کے توڑنے کو پھر کوئی محمود بھیج!
کوئی اسماعیلؒ دے دے یا کوئی داؤدؒ بھیج!